آیت نمبر 43

﴿وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ﴾

اور بادشاہ نے کہا میں خواب دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں انہیں سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک اے دربار والو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دینے والے ہو

And [subsequently] the king said, "Indeed, I have seen [in a dream] seven fat cows being eaten by seven [that were] lean, and seven green spikes [of grain] and others [that were] dry. O eminent ones, explain to me my vision, if you should interpret visions.".

مفردات کی تشریح

Explanation of Words

سمن يسمن سمنا: اس کا گوشت اور چربی بڑھ گئی۔ مذکر کو سمین اور مؤنث کو "سمينة" کہا جاتا ہے، اور ان دونوں کی جمع سِمَانٍ۔

عحف يعجف عجفا: کمزور اور لاغر ہو گیا، مذکر کو أعجف اور مؤنث کو عجفاء کہا جاتا ہے، اور دونوں کی جمع خلاف قیاس عجاف ہے، کیونکہ أفعل فعلاء کی جمع فعال کے وزن پر نہیں آتی۔ لیکن انہوں نے اس کی جمع سِمَان کے وزن پر ہی بنا دی۔ اور عرب کبھی کبھی چیز کو اس کے متضاد پر ہی بنا دیتے ہیں جیسے:

صديقة کی طرح عدوة کہہ دیا۔ اور جب فعول، فاعل کے معنی میں ہو تو اس پر ھاء داخل نہیں ہوتی۔ (یعنی اصولا عدو کو مؤنث بنانے کے لیے اس پر تاء تانیث نہیں لگائی جا سکتی لیکن صديقى کی مناسبت سے لگا دی گئی) (الصحاح)

السُّنْبُل: خوشہ، پودے کا وہ حصہ جہاں دانے بنتے ہیں، جمع: سنابل۔ اور یہ اسم جنس جمعی ہے۔ اس کا مفرد سُنْبُلَة ہے۔

© copy rights reserved

یہاں السُنْبُلَة کی الف اور تاء کے ساتھ جمع بقَرَات کا لحاظ کرتے ہوئے بنادی گئی ہے۔ اللہ تعالی کے فرمان:

{مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ} [البقرة: 261]

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ کہ اگائے سات بالیں ہر بال میں سو سو دانے

The example of those who spend their wealth in the way of Allah is like a seed [of grain] which grows seven spikes; in each spike is a hundred grains

میں اس کی جمع تکسیر بنائی گئی ہے۔

يبس ييبس يبسا: تر رہنے کے بعد خشک ہو گیا، اسم فاعل: يابس.

خضر يخضر خضرا، خضرة: سبز ہو گیا، مذکر کو خضر اور أخضر اور مؤنث کو خضراء کہا جاتا ہے، جمع: خضر.

الملاء: قوم کے سردار، بڑے، معزز لوگ، جمع: أملاء.

عبر الرؤيا يعبره عبرا و عبارة: خواب کی تعبیر بیان کی، اور عبر بھی اسی طرح ہے، اور تضعیف مبالغے کے لیے ہے۔

البَقَرُ: معروف ہے۔ اور یہ اسم جنس جمعی ہے، اس کا مفرد بقرة ہے تاء کے ساتھ، مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے۔

الْمَلِكُ: اس کی جمع ملوك اور اس کی طرف نسبت ملكي -لام پر زبر کے ساتھ- ہے۔ اور لام پر زبر ایک ہی جیسی کئی حرکات کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے دی گئی، جیسے من کے بعد ہمزہ وصلی آئے تو اس کے نون پر اسی وجہ سے زبر لگائی جاتی ہے۔

أفتى في المسألة يفتي إفتاء: کسی مسئلہ میں فتوی دیا۔ اسم فاعل: مفتٍ (المفتي) اور اس سے امر: أفت.

 © copy rights reserved

نحوی وضاحت
Grammatical Explanations

سَبْعَ بَقَرَاتٍ: یہ معلوم ہے کہ الثلاثة، العشرة اور جوان کے درمیان ہیں ان میں مذکر کے لیے ھاء ثابت رہتی ہے اور مؤنث کے لیے حذف ہو جاتی ہے، جیسے: ثلاثة رجال، و ثلاث نساء. اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ} [الحاقة: 7]

وہ ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار چلتی رہی (اگر تو موجود ہوتا) اس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا کہ گھری ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں

Which Allah imposed upon them for seven nights and eight days in succession, so you would see the people therein fallen as if they were hollow trunks of palm trees.

ابن مالک نے فرمایا:

ثَلاثَةٌ بِالتَّاءِ قُلْ لِلْعَشَرَهْ   فِى عَدِّ مَا آحَادُهُ مُذَكَّرَهْ

فِى الضِّدَّ جَرِّدْ وَالْمُمَيِّزَ اجْرُرِ   جَمْعاً بِلَفْظِ قِلَّةٍ فِى الأَكْثَرِ

جس کے آحاد (معدود کی اکائی) مذکر ہوں، اسے گننے کے لیے دس تک تاء کے ساتھ ثلاثہ کہیں۔ اور اس کے متضاد (مؤنث) میں تاء کے بغیر۔ اور ممیز کو جمع قلت کے لفظ کے ساتھ جر دیں۔

سِمَانٍ: معدود کی صفت ہے جو کہ بَقَرَاتٍ ہے. اور عدد کی صفت لانا بھی جائز ہے۔ جیسے:

اشتريت ثلاثة قمصان حمرا (میں نے تین سرخ قمیضیں خریدیں) اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ} [الملك: 3]

جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے تو رحمان کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا تو پھر نگاہ دوڑا کیا تجھے کوئی شگاف دکھائی دیتا ہے

[And] who created seven heavens in layers. You do not see in the creation of the Most Merciful any inconsistency. So return [your] vision [to the sky]; do you see any breaks?

© copy rights reserved

يَأْكُلُهُنَّ: رأی حلمیہ کا دوسرا مفعول ہے۔

يَأْكُلُهُنَّ: فعل کو دو وجہ سے مذکر لایا گیا ہے:

اولا: فعل اور فاعل کے درمیان مفعول بہ کے ساتھ فاصلہ ہونے کی وجہ سے، آپ کہتے ہیں:

سألتني زينب، سألني زينب. فاصلے کی وجہ سے۔

ابن مالک نے فرمایا:

وَقَدْ يُبِيحُ الفَصْلُ تَرْكَ التَّاءِ فِى نَحْوِ أَتَى القَاضِىَ بِنْتُ الوَاقِفِ

اور کبھی کبھی فاصلہ پیدا کر دینے والی کوئی چیز تاء کو چھوڑ دینے کو جائز کر دیتی ہے، جیسے:

أَتَى القَاضِىَ بِنْتُ الوَاقِفِ (واقف کی بیٹی قاضی کے پاس آئی)

ثانیا: لفظ بَقَرَاتٍ کو صراحتا ذکر نہیں کیا گیا، صرف عدد سَبْعٌ عِجَافٌ ذکر کیا گیا ہے۔

يَأْكُلُهُنَّ: جب ضمیر کا مرجع غیر عاقل کی جمع ہو تو ضمیر کا مفرد مؤنث یا جمع مؤنث ہونا جائز ہے۔ جیسے:

الصلوات الخمس أصليها في المسجد يا أصليهن. (میں پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتا ہوں)

غیر عاقل کی جمع کے لیے جمع مؤنث کی ضمیر آنے کے اور قرآنی شواہد لیجیئے:

{وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ} [البقرة: 124]

ورجب ابراھیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا

And [mention, O Muhammad], when Abraham was tried by his Lord with commands and he fulfilled them

 © copy rights reserved

{فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا} [البقرة: 260]

فرمایاتو چار جانور اڑنے والے پکڑے پھر انہیں اپنے ساتھ ہلا لے پھر ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دے پھر ان کو بلا تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے

[Allah] said, "Take four birds and commit them to yourself. Then [after slaughtering them] put on each hill a portion of them; then call them - they will come [flying] to you in haste •

{وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ} [الزخرف: 9]

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ انہیں اس بڑے زبردست جاننے والے نے پیدا کیا ہے

And if you should ask them, "Who has created the heavens and the earth?" they would surely say, "They were created by the Exalted in Might, the Knowing."

{إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا} [الأحزاب: 72]

ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت پیش کی پھر انہوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اٹھا لیا بے شک وہ بڑا ظالم بڑا نادان تھا

Indeed, we offered the Trust to the heavens and the earth and the mountains, and they declined to bear it and feared it; but man [undertook to] bear it. Indeed, he was unjust and ignorant.

{فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا} [العاديات: 4]

پھر اس وقت غبار اُڑاتے ہیں

Stirring up thereby [clouds of] dust,

أُخَرَ: ممنوع من الصرف ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

© copy rights reserved

{وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ} [البقرة: 185]

اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے

and whoever is ill or on a journey - then an equal number of other days

اور اس کے ممنوع من الصرف ہونے کا سبب اس کا معدول ہونا ہے۔ اور اس لفظ میں معدول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ آخَرَ کی مؤنث ہے۔ اور وہ اُفعل التفضیل کے وزن پر ہے، جو جب تک نکرہ ہو نہ اسے جمع بنایا جاتا ہے اور نہ ہی مؤنث، آپ کہتے ہیں:

أنت أكبر مني سنا. و إخوتك أكبر مني. و أخواتك أكبر مني.

(آپ عمر میں مجھ سے بڑے ہیں، آپ کے بھائی مجھ سے بڑے ہیں، آپ کی بہن مجھ سے بڑی ہے اور آپ کی بہنیں مجھ سے بڑے ہیں)

اور آخَرَ ایسے نہیں ہے، اسے جمع بھی بنایا جاتا ہے اور مؤنث بھی، اور اس کے بعد من بھی ذکر نہیں کیا جاتا، آپ کہتے ہیں:

- جاء أحمد ورجل آخر- (احمد اور ایک اور آدمی آیا)
- سافر إخوتي و ناس آخرون. (میرے بھائیوں اور کچھ دوسرے لوگوں نے سفر کیا)
- غابت آمنة و طالبة أخرى. (آمنہ اور ایک اور لڑکی غیر حاضر ہوئی)
- ذهبت إلى المكتبة أخواتي و طالبات أخر. (میری بہنیں اور کچھ اور لڑکیاں لائبریری گئیں)

تو أخر اسم تفضیل سے معدول ہے، اس لیے ممنوع من الصرف ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ: جس اسم پر الف لام لگا ہوا ہو اسے پکارنے کے لیے اس سے پہلے مذکر کے لیے أَيُّ اور مؤنث کے لیے أَيَّة لگایا جاتا ہے۔ اس میں منادی أَيُّ ہے، اور یہ مبنی علی الضم ہے، اور ھاء حرف تنبیہ ہے۔ اور الف لام والا اسم أَيُّ کی صفت ہے، اور وہ مرفوع ہے، اور أَيُّ کی صفت صرف الف لام لگا ہوا اسم جنس ہی بنتا ہے، جیسے الرجل، یا الف لام لگا ہوا اسم موصول، یا اسم اسم اشارہ، جیسے:

- يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، يَا أَيُّها النَّاسُ، يَا أَيَّتُها النَّفْسُ
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا....
- يَا أَيُّهذا تعال۔

اور ابن مالک کہتے ہیں:

وَأَيُّهَا مَصْحُوبَ أَلْ بَعْدُ صِفَهْ يَلْزَمُ بِالرَّفْعِ لَدَى ذِی الْمَعْرِفَهْ

وَأَيُّهَذَا أَيُّهَا الَّذِی وَرَدْ وَوَصْفُ أَيٍّ بِسِوَی هَذَا يُرَدّْ

اور الف لام لگی صفت کے ساتھ آنے والا أَيُّهَا جاننے والوں کے ہاں لازمی طور پر معرفہ ہوتا ہے۔اور أَيُّهَذَا اور أَيُّهَا الَّذِی بھی آیا ہے،اس کی علاوہ أَيّ کی کوئی صفت نہیں بنتی، رد کر دی جاتی ہے۔

اور جب بناوٹ میں الف لام لگے ہوئے عَلَم کو بلایا جائے تو الف لام کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے:

العباس، الفضل، الحسین یا عباس کو یا فضل، یا حسین کہا جائے گا۔

إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ: یہ شرط ہے اور اس کا جواب محذوف ہے۔دسویں آیت کی وضاحت دیکھیں۔

لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ: یہ لام تقویہ ہے۔آیت نمبر 12 کی وضاحت دیکھیں۔

☆☆☆☆☆

© copy rights reserved